ہفت روزہ

خدام الدین

بابِ سخا

سرچشمۂ انعام و عطا، حضرت عثمانؓ
دریائے کرم، بابِ سخا، حضرتِ عثمانؓ

اسلام کی تاریخ کا وہ پہلا مہاجر
وہ راہروِ راہِ صفا، حضرتِ عثمانؓ

وہ ناشرِ قرآں، سببِ بیعتِ رضواں
اُمّت کے لیے لُطفِ خدا، حضرتِ عثمانؓ

زرِ جس کا رہا وقف پئے ملّتِ بیضا
وہ بندۂ تسلیم و رضا، حضرتِ عثمانؓ

شرماتے ہیں قُدسی بھی جس انساں کی حیا سے
وہ پیکرِ تقدیس و حیا، حضرتِ عثمانؓ

جاں دے دی مُسلمانوں کی خونریزی نہ چاہی
جاں دادۂ بیداد و جفا، حضرتِ عثمانؓ

وہ جس کا لقب صاحبِ نورین ہے تائبؔ
وہ پیکرِ اخلاص و وفا، حضرتِ عثمانؓ

حفیظ تائب

۶ ستمبر ۱۹۸۵ء

۲ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳۱ شمارہ ۸

— بیاد —

جانشینِ شیخ التفسیر امام الہدیٰ
حضرت مولانا عبیداللہ انور
نوراللہ مرقدہٗ

رئیس الادارہ
حضرت مولانا محمد اجمل قادری
مدظلہٗ

— مجلس ادارت —
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

فی کاپی : -/۲ روپے

پاکستان میں بذریعہ ——— ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ

نقطۂ نظر

امریکہ میں قریشی محمد اسلم مرزائی کا قتل

ع : زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے !

اڑھائی سال ہوتے پاکستان میں سیالکوٹ کے مبلّغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کر لیا تھا۔ پنجاب پولیس مولانا قریشی کے اغوا کا سراغ لگانے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ کیونکہ تحریک ختم نبوّت کے رہنماؤں کے مطابق پولیس افسر میجر مشتاق جن کا بعد میں سیالکوٹ سے فیصل آباد تبادلہ کر دیا گیا تھا اور اب وہ لاہور میں ہیں نے اس کیس کو خراب کیا اور حکومت کے بعض اعلےٰ افسران نے اغوا کے اصل سرغنہ مرزا طاہر کو ملک سے فرار کروا دیا۔ اس لئے دینی رہنماؤں اور اسلامیانِ وطن کے پُر زور مطالبہ کے باوجود مجاہد ختم نبوّت مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کنندگان آج تک پکڑے نہ جا سکے چوہدری ظہور الٰہی اور ظہور الحسن بھوپالی کے قاتل تو کیفرِ کردار کو پہنچ گئے مگر مولانا اسلم قریشی کے بچوں کو بے سہارا کرنے والے بزدل اور سفاک مجرموں کا پتہ نہ چل سکا۔ شاید اس لئے بھی کہ مولانا قریشی کو اغوا کرنے والے مرزائی دہشت گرد اربابِ اقتدار کے لئے چیلنج نہ تھے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے معصوم بچوں کی آہیں اور سسکیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ کل قیامت کے روز مولانا اسلم قریشی پر ظلم

ناشر میاں محمد اجمل قادری، اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور، مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

اَحادیثُ الرَّسول صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار حسین اسعد قادری

اپنے چھوٹوں سے بھی دعا کی درخواست

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الدُّنْیَا ۔

(ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ : حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ جانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ اور ارشاد فرمایا۔ "بھیّا ! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ جانا"۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے مخاطب کر کے بھیّا کا جو کلمہ کہا۔ اگر مجھے اس کے عوض ساری دنیا دے دی جائے تو میں راضی نہ ہوں گا۔

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ایسی چیز ہے جس کی استدعا بڑوں کو بھی اپنے چھوٹوں سے کرنی چاہئے بالخصوص اس وقت جب کہ وہ کسی ایسے مقدّس مقام کو جا رہا ہو جہاں قبولیّت کی خاص امید ہو۔

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو "اُخَیَّ" کے لفظ سے خطاب فرمایا۔ جو اَخی کی تصغیر ہے اور جس کا لفظی ترجمہ بھیّا ہے۔ اس سے حضرت عمرؓ کو جتنی خوشی ہوئی (جس کا انہوں نے اظہار بھی فرمایا ہے) وہ بالکل برحق ہے۔ اس کے ساتھ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کے مقام کی رفعت اور بارگاہ الٰہی میں ان کی مقبولیت کی جو شہادت ملتی ہے وہ بجائے خود بہت بڑی سند ہے۔

وہ دعائیں جو خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے اس کے پاس ایک فرشتہ ہے جس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب وہ اپنے کسی بھائی کے لئے (غائبانہ) کوئی اچھی دعا کرے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ "تیری یہ دعا اللہ قبول کرے اور تیرے لئے بھی اسی طرح کا خیر عطا فرمائے۔

(صحیح مسلم)

ڈھانے والے باغیانِ ختمِ نبوّت اور انہیں تحفّظ دینے والے افسران بدنہاد ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور اسلم قریشی کی مظلومیت کا مقدمہ مالک یوم الدین کی عدالت میں حضور تاجدار ختمِ نبوّت دائر کریں گے تو انگریزی نبوّت کے کارندوں اور ان کے معاونوں کو غلام احمد قادیانی اور مسیلمہ کذاب کے زیرِ قیادت جہنم کی آگ میں ہانک دیا جائے گا۔ مگر ظلم تو وہ جرم ہے جس کی فطری پاداش کا مشاہدہ لوگ دنیا میں بھی کر لیتے ہیں۔

ربوہ سے اخباری نمائندوں نے اطلاع دی ہے کہ یہاں دفن کرنے کے لئے امریکہ سے ایک مرزائی مبلّغ قریشی محمد اسلم کی لاش پہنچی ہے۔ جسے وہاں نامعلوم افراد نے اس کی کار روک کر گولی مار دی تھی۔

یہ خبر پڑھ کر ہمیں مولانا اسلم قریشی بے اختیار یاد آئے اور ہم نے محسوس کیا کہ ان کے بچوں کی دلدوز آہیں اللہ تعالےٰ کی بارگاہِ جلال میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

"جنگ" لاہور کی عید

اخبارات عوام کی فکری تربیت کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں ابلاغ کا یہ ایسا ذریعہ ہے جس نے پراپیگنڈے کی دنیا میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ نظریاتی ممالک میں اخبارات سے عوام میں قومی اقدار کے استحکام کا شعور پیدا کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں کے اخبارات موقع پرست سیاستدان یا دولت کے بھوکے بنئے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہمارا وطن پاک اسلامی نظریاتی ملک ہے مگر اخبارات بے لگام اور سرکش گھوڑے کی مثال بن چکے ہیں۔ جنگ لاہور نے تو روزِ آفرینش سے حدود کمال کی ایسی تیسی کر رکھی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے مقدّس اسلامی تہوار کو منانے کی خبروں اور تصاویر میں اس کے ہاں فلمی دنیا کو اوّلیت حاصل رہی۔ ۱۳ ذی الحجہ جمعۃ المبارک کے اس اخبار نے ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی آٹھ کالمی لمبی پٹی میں تصاویر شائع کیں۔ اسی روز قریباً دس خبریں بھی ملکی اور غیر ملکی فلمی دنیا سے متعلق اس کے صفحات پر موجود ہیں۔ اور دوسرے روز ان تصویروں کو میک اَپ کر کے باقاعدہ سرخی پاؤڈر لگا کر "فن اور فنکار" کا ہفتہ وار ایڈیشن کیا گیا۔ اس طرح عید قربان پر میر خلیل الرحمٰن صاحب کے اس صحافتی فن پارے نے دینی، اخلاقی اور ملّی اقدار کی "قربانی" پیش کر کے دولت اور شہرت کے معبود کو راضی رکھنے کی کوشش کی۔ ایک خبر کی سرخی آپ بھی پڑھئے اور سر دُھنیے "اداکاروں نے عید مذہبی تقدس اور جوش و خروش سے منائی"۔ یعنی اب پاکستان میں مذہبی جوش و خروش اور تقدس کا نمونہ اور مثال بھی فلمی ایکٹر اور ایکٹرنیاں ہیں — ابھی محرم آنے والا ہے۔ یہی اخبارات قوم کو خوبصورت تصویروں کے ذریعہ باور کرائیں گے کہ نواسۂ رسول حضرت حسینؓ کا غم اور دین کا درد جس قدر فلمی ایکٹرسوں اور مغنیات کو ہے شاید واعظوں اور ذاکروں کو بھی نہیں۔ کاش! ہمارے زعماء ملّی برائی کے سرچشموں کو بند کرنے کی جرأت مندانہ فکر اور سوچ سے آج بھی آسودہ دامن ہوتے تو قوم کا فکری مستقبل اس قدر مخدوش نہ ہوتا

اللہ تعالےٰ ہماری نوجوان نسل کو فکرِ ملّت اور جذبۂ عمل عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنے عظیم اسلاف کے نقشِ پا کی پیروی کرتے ہوئے منکرات اور باطل کی سرکوبی کے لئے تیغ بکف ہو کر نکلے ؎

عزائم کو سینوں میں بیدار کردے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کردے

فتنہ پردازوں کو پاکستانی سفیر کا ٹھیک جواب

عید کے روز جامع مسجد وکٹوریہ پارک مانچسٹر میں مسلمانوں کے دو فرقوں کے درمیان تصادم ہوا۔ مسجد کے دروازے پر ہجوم میں ایک بوڑھا مسلمان گر کر پاؤں تلے روندا گیا اور جان بحق ہو گیا بعد ازاں جھگڑے میں ملوث فریقوں کی طرف سے موصول ہونے والی دعوت کو برطانیہ میں متعین پاکستانی سفیر نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ وہ ایسے افراد کی دعوت یا کسی تقریب میں شرکت کرنے کو تیار نہیں جو اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بنے ہوں۔ سفیر موصوف نے دعوت مسترد کر کے انتشار پسندوں اور فتنہ پردازوں کی حوصلہ شکنی کی ہے جو بہر طور صحیح اور درست اقدام ہے۔

ہم اپنے صوبائی اور وفاقی وزرائے کرام اور سرکاری حکّام سے التماس کریں گے کہ سفیر پاکستان کی پیروی کریں اور ایسی تقاریب و مجالس میں جلوہ افروز نہ ہوا کریں جن کا انعقاد فرقہ پرست عناصر نے کیا ہو۔ اس سے ہم آہنگی اور سازگار ماحول قائم کرنے کی کوششوں کو نہ صرف نقصان پہنچتا ہے بلکہ ذاتی مفادات کی پرورش کرنے والے نام نہاد مذہبی پیشہ وروں کو گمراہی اور اپنی اغراض کا جال پھیلانے میں مدد بھی ملتی ہے۔

عبدالرشید انصاری

بقیہ: حضرت عثمان غنیؓ

صحابہ کرام کو بُرا بھلا نہ کہا جائے اور انہیں گالی گلوچ نہ دی جائے۔ نبی امی فداہ ابی و امی نے ایسے لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم (ترمذی)

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو تم لَعْنَۃُ اللہِ عَلیٰ شَرِّکُمْ کہا کرو۔

۲۔ عن طلحۃ بن عبیداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان (ترمذی و ابن ماجۃ)

حضرت طلحۃ بن عبیداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہے میرا رفیق (یعنی جنّت میں) عثمانؓ ہوگا۔

یہ حدیث حضرت عثمانؓ کے تادمِ آخر بلکہ جنت میں رہنے تک وفادار اور صاحبِ ایمان و یقین ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ کتنی خوش قسمتی ہے حضرت عثمانؓ کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی رفاقت فی الدنیا کے مزے بھی لوٹے اور رفاقت فی الآخرۃ کی بشارتیں بھی سنیں اور کئی احادیث میں بھی حضرت عثمانؓ کی بشارتیں موجود ہیں کہ:

عثمان جنّتی ہے
عثمان جنّتی ہے

مجلسِ ذکر

حضرت لاہوریؒ نے فرمایا

۳/شوال ۱۳۷۴ھ، ۲۶/مئی ۱۹۵۵ء

ذکرِ الٰہی کی خاصیتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

تربوز کی رنگت دلکش اور جاذب ہوتی ہے اس کا ذائقہ میٹھا اور اس کا شربت تشنگی کا دافع اور اس کا کھانا اشتہا انگیز ہے بعینہٖ ذکر الٰہی ہے ذکر خفی ہو یا جلی ذاکر ہر طرح سے اس سے مستفید ہوتا ہے ذاکر اس کی بدولت ماسوا اللہ کے کٹ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو جاتا ہے۔

جب انسان دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے کٹ جائے تو اگر زمین کے اُوپر ہوگا خوش ہے نیچے ہوگا تو خوش، تکالیف آئیں گی بھی تو اس پر اثر نہ ہوگا۔ تعلقات ہی تو کھینچتے ہیں جب ادھر کا ہوگیا تو اسے دنیا چھوڑنے میں دُکھ نہیں ہوگا۔ راحت اور لذت اسی میں ہے کہ انسان دنیا سے کٹ جائے اور اللہ سے جُڑ جائے اس لذّت کے مقابلہ میں دنیا کی سب لذّتیں ہیچ ہیں ذکر کی اہمیت یہ ہے اور ہماری حالت یہ ہے کہ بعض احباب سے جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں۔ ذکر کے لیے فرصت نہیں ملتی۔ معدودے چند ایسے بھی ہیں کہ دو ہزار دفعہ کرنے کو کہا جائے تو چار ہزار دفعہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ذاکرین میں فرق مراتب ہو جاتا ہے۔

طالب کی دو چیزوں سے ترقی ہوتی ہے اپنی ریاضت اور شیخ کی توجہ جیسے پودے کو مالی پانی دیتا ہے اور زمین اس کی جڑوں کو کھینچ کر اپنی چھاتی کے اندر رکھتی ہے تو وہ بڑھتا ہے۔

مالی اس وقت تک پانی دیتا رہتا ہے جب تک کہ اس کی جڑیں خودبخود زمین سے خوراک جذب کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ طالب کی ریاضت ایسی ہے جیسے زمین جڑ کو کھینچ کر اپنی چھاتی کے اندر رکھتی ہے اوّل تو شیخ کامل کا ملنا مشکل ہے۔ شیخ کی توجہ پانی کا کام دیتی ہے اگر مل جائے تو اس سے اخذ فیض کرنا ہر شخص کا کام نہیں۔

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اخذ فیض کے لیے عقیدت، ادب، اور اطاعت کی ضرورت ہے ظاہری علوم کے لیے ۵۰ فیصدی استاد کا ادب اور ۵۰ فیصدی طالب علم کی محنت ہو تو ترقی ہوتی ہے۔ فیض باطنی کے لیے سو فیصدی ادب کی ضرورت ہوتی ہے۔

دنیا ایک گورکھ دھندا ہے۔ یہاں کئی لذات ہیں: اولاد، بیوی، مال، سب پیاری ہیں۔ حقیقی لذت وہ پائے گا جو ان سب سے کٹ جائے گا تو بارگاہِ الٰہی میں سالم دل لے کر حاضر ہوگا۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ کسی عارف نے اس کو یوں بیان فرمایا ہے۔

دلا تو رسم تعلق ز مرغ آبی جُو
گرچہ غرق بدریا است خشک پر برخاست

سمندر کے سفر میں یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے پرندہ سطح آب پر بیٹھا ہوتا ہے۔ موجیں ٹھاٹھیں مارتی ہوئی آتی ہیں اور اس کے اُوپر سے گذر جاتی ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غرق ہوگیا۔ جب موجیں ختم ہو جاتی ہیں تو وہ چپکے سے

(باقی ۲۳ پر)

حضرت مولانا قاری محمد الیاس
اشرف المدارس، فیصل آباد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سفیرِ رسولؐ، جامع قرآن
کامل الحیاء والایمان
امیر المومنین
امام مظلوم
شہید برحق
دامادِ رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم

خلیفۂ سوم، دامادِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم، حضرت لوط علیہ السّلام کے بعد سب سے پہلے اہلیہ سمیت اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ نبی آخر الزّماں صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں رہیں۔ دوسری بیٹی کے فوت ہونے پر آپؐ نے فرمایا اگر میری اور بیٹی ہوتی تو وہ بھی میں عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔ جب ہجرت کر کے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے تو وہاں میٹھے پانی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور تمام مسلمانوں کو تکلیف تھی۔ حضرت عثمانؓ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے میٹھے پانی کا کنواں (بئر رومہ) خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ یہ سعادتِ عظمیٰ بھی حضرت عثمانؓ کے حصّہ میں آئی کہ بیعت الرضوان کے موقعہ پر اپنے ہاتھ کو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔ مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے جب مسجد نبویؐ تنگ ہوگئی تو جگہ خرید کر مسجد نبوی کی توسیع حضرت عثمانؓ نے کی۔ رسولِ آخرؐ کے آخری غزوہ، غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے چھ سو اونٹ معہ سازو سامان حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پیش کر کے مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ کی ڈگری بھی حضرت عثمانؓ کو ملی۔ جامعِ قرآن، شرم و حیا کے پیکر حضرت عثمان غنیؓ قدیم الاسلام صحابہ ہیں، حضرت ابوبکرؓ کی دعوت و ترغیب کے نتیجہ میں مسلمان ہوئے۔ محبوبِ کل کائناتؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں حال ہی میں ملکِ شام سے آرہا ہوں۔ ہم معان اور الزرقا کے درمیان نیم خوابی کی حالت میں تھے کہ ایک منادی نے ہمیں ندا دی اے سونے والو! جلدی ہوا کی طرح چلو کیونکہ احمدؐ مکہ میں آگئے۔ یہاں آئے تو ہم نے آپ کو پایا۔"

اس غیبی ندا نے حضرت عثمانؓ کے دل میں آپؐ کی نبوّت و رسالت کا یقین پیدا کر دیا۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ جیسے جلیل المرتبت انسان حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے، یہ تھے اسباب حضرت عثمانؓ

کے مسلمان ہونے کے۔ اسلام لانے کے بعد سب کچھ خدا کے لیے وقف تھا۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آئی۔ حضرت عثمانؓ نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اور اس ضرورت کو پورا کیا۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجہ میں تمام آلام و مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کیے۔ مسلمان ہونے کے جرم میں آپ کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیۃ نے آپ کو رسیّوں سے باندھ دیا اور کہا جب تک محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ نہیں چھوڑو گے، کھولے نہیں جاؤ گے۔ لیکن یہ تعلق اور محبت سطحی اور عارضی نہیں تھی جو اتنی دھمکی سے زائل ہو جاتی، بلکہ یہ تو رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی اور ہر قیمت پر اسے نبھانے کا عزم ہو چکا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کفر کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور حضرت عثمانؓ کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ نے دُور فرما دیں۔

ذُوالنّورین

حضرت عثمانؓ کی خصوصیات میں ایک یہ خصوصیت معروف ہے کہ آپؓ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب ذوالنورین مشہور ہُوا (دو نوروں والے)۔

حضرت ابوبکرؓ کو یہ شرف ملا کہ اُن کی صاحبزادی ام المؤمنین محسنۂ امّتِ محمدیہ عائشہ صدیقہؓ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اُن کی لختِ جگر حضرت حفصہؓ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نکاح میں آئیں۔ حضرت علیؓ کو یہ کرامت نصیب ہوئی کہ آپؐ کی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہراؓ اُن کے نکاح میں آئیں لیکن حضرت عثمانؓ کی خوش نصیبی کے کیا کہنے کہ آپؐ کے دو نورِ دل کے دو ٹکڑے ان کے حصّے میں آئے۔

یہ رشتہ داریاں آپؐ کے لیے باعثِ مسرّت تھیں

حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے یہ رشتہ داریاں جہاں ان حضراتؓ کے لیے باعث صد افتخار تھیں وہاں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی باعثِ مسرّت و فرحت تھیں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی دوسری اہلیہ محترمہ کا بدر سے واپسی پر جب انتقال پُر ملال ہُوا تو آپ نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ بِنْتًا
زَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَۃً
بَعْدَ وَاحِدَۃٍ

(اُسد الغابۃ ص ۳۷۶)

اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں، تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دیتا رہتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اس سلسلے میں حضرت عثمانؓ سے انتہائی درجہ خوش تھے اور انہوں نے بھی زندگی بھر کبھی کسی شکایت کا موقعہ نہیں پیدا ہونے دیا۔

بدر میں عثمانؓ کی غیر حاضری

اس اعزاز و افتخار کی قدردانی کا حق ادا کرنے کی حضرت عثمانؓ نے پوری پوری کوشش کی۔ غزوۂ بدر جس کا زندگی میں پہلی مرتبہ بڑی تمناؤں اور آرزوؤں کے بعد موقعہ ملا۔ حضرت عثمانؓ اس میں شرکت کرنے سے صرف اس لیے رہ گئے کہ آپ کی اہلیہ محترمہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی علیل تھیں۔ آپؐ ہی نے ان کی خبرگیری اور عیادت کی غرض سے عثمانؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے اور پیچھے رہنے کا حکم دیا۔ چونکہ اصل دین اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات ماننا ہے نہ کہ اپنی مرضی سے کوئی کام کرنا، اس لیے آپؐ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت عثمانؓ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ لیکن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہُوا کہ عثمانؓ کو غزوہ میں شریک سمجھ کر ان کے ساتھ مجاہدین و غانمین جیسا معاملہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:

اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ
مِّمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا
وَّسَھْمَہٗ (بخاری)

اے عثمانؓ تیرے لیے شریک ہونے والوں کے برابر اجر و ثواب ہے اور غنیمت میں بھی تو برابر کا شریک ہے۔

غزوۂ بدر میں فتح حاصل ہونے کے بعد جب مجاہدین واپس لوٹے تو حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ کی تدفین میں معروف تھے۔

آپؐ کو عثمانؓ پر مکمل اعتماد تھا

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حضرت عثمانؓ پر مکمل اعتماد تھا اور حضرت عثمانؓ نے زندگی بھر کبھی اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔ اسی اعتماد کی وجہ سے بیعت الرضوان کے موقعہ پر اپنا نائب اور وکیل بنا کر کافروں کے پاس حضرت عثمانؓ کو بھیجا۔ اگر اعتماد نہ ہوتا تو آپ ایسا ہرگز نہ کرتے۔ آپ پر اعتماد تھا تو اپنی دو بیٹیاں حضورؐ نے اُن کے نکاح میں دیں۔ آپ پر اعتماد تھا تو آپ کو مدینہ شریف میں اپنا نائب و خلیفہ بنایا۔ آپ پر اعتماد تھا تو آپ کے حق میں مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْم فرمایا۔ آپ پر اعتماد تھا تو اپنے ایک ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔ آپ پر اعتماد تھا تو اپنی لختِ جگر فاطمۃ الزہراؓ کے نکاح کا گواہ ان کو بنایا۔

مناقب عثمانؓ

حضرت عثمانؓ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں مگر یہاں صرف چند ایک ایسی احادیث ذکر کی جائیں گی جن سے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ہاں ان کے مرتبہ و فضیلت پر روشنی پڑے گی۔

عن جابرؓ اتی النبی
صلّی اللہ علیہ وسلم
بجنازۃ رجل لیصلی
علیہ فلم یصل علیہ
فقیل یارسول اللہ
مارأینا ک ترکت صلوٰۃ
علی احد قبل ھذا قال
انہ کان یبغض عثمان
فابغضہ اللہ (ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا جنازہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں لیکن آپؐ نے نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ جب انکار کی وجہ پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمانؓ سے بُغض رکھتا تھا۔ اس لیے اللہ نے اسے مبغوض بنا دیا۔

بُغض صحابہ بہت سی بھلائیوں سے محرومی کا سبب ہے:

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفقت بھری دُعاؤں اور نمازِ جنازہ کی سعادتِ عظمیٰ سے صرف اس وجہ سے محروم رہ گیا کہ اس کے دل میں ایک صحابیٔ رسولؐ کا بُغض تھا۔ ان لوگوں کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے جن کے دلوں میں تمام صحابہ و صحابیات کا سوائے معدودے چند کے بُغض رچ بس چکا ہے اور صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنا ان کے ایمان کا جزو ہے۔ کوئی مجلس و محفل ہو یا کوئی نظم و نثر وہ اس وقت تک نامکمل و تشنۂ تکمیل سمجھی جاتی ہے جب تک اس میں

باقی صفحہ ۵ پر

برطانیہ قادیانی نبوت کاذبہ کی سرپرستی جاری رکھے ہوئے ہے (مولانا محمد اجمل قادری)

علماء حق نے دیارِ فرنگ میں جاکر فرنگی سامراج کی سازشوں کو بے نقاب کیا ہے

عقیدۂ ختم نبوّت پوری ملّتِ اسلامیہ کے لئے نکتۂ اتحاد ہے

جانشینِ امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری کی انگلستان کے تبلیغی دورہ اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد واپس لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۳۰ راگست۔ برطانیہ میں ۲۴ راگست کو منعقدہ پہلی عظیم الشان انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوّت کانفرنس میں شرکت، حج و عمرہ کی ادائیگی اور مدینہ طیبّہ میں حضور خاتم الانبیاء رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر حاضری سے مشرف ہو کر حضرت جانشین امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل قادری واپس لاہور تشریف لے آئے۔ ایئرپورٹ پر عقیدت مندوں کی بڑی تعداد اور دینی رہنماؤں نے ان کا استقبال کیا۔ ۳۰ راگست کو جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوریؒ شیرانوالہ دروازہ میں آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی ہفتہ کے روز ملاقات کے لئے آنے والے حضرات سے گفتگو کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ برطانوی استعمار نے اپنے مذموم مقاصد امتِ مسلمہ میں انتشار پھیلانے، اسلام کو نقصان پہنچانے، مسلمانوں کو گمراہ کر کے مرزا قادیانی کا تنبع بنا کر جذبۂ جہاد اور انگریز سے نفرت ان کے دلوں سے مٹانے کے لئے قادیانی نبوّت کا پودا کاشت کیا تھا۔ اگرچہ برطانیہ کو اب قادیانیوں کی اتنی ضرورت نہیں رہی مگر پھر بھی ماضی کی وطن دشمن وفاداریوں اور کاسہ لیسی کے حوالے سے قادیانیوں کو انگلستان کی ہمدردیاں حاصل ہیں اور برطانوی حکومت برابر ان کی سرپرستی کر رہی ہے۔ برطانیہ میں اسلام آباد کے نام سے مرکز قائم کرنے کی سہولتیں مہیا کرنے پر ایک قرار داد کے ذریعہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس نے برطانوی حکومت سے سخت احتجاج کیا۔

حضرت میاں صاحب نے مزید فرمایا کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انگریز کے وفادار قادیانیوں کے خلاف انگریزوں کے ملک میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کو کامیابی عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ نے یہ سعادت بھی علماء حق کو بخشی کہ انہوں نے دیارِ فرنگ میں جاکر فرنگی سامراج کی سازشوں کو بے نقاب کیا اور

(باقی ۲۷ پر)

اسلامی شریعت کے محاسن اور خصوصیات

احکام میں مساوات

تلخیص و ترتیب: محمد عتیق الراشدی شیخوپورہ

اسلامی شریعت کے محاسن اور خصوصیات ایسی ہیں جن کی بدولت اسلامی قوانین تمام قوانین سے زیادہ مکمل ہو گئے ہیں اور وہ افراد اور جماعتوں کی ضروریات کو بدرجۂ اکمل پورا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ سب سے زیادہ قوموں کے امن و امان، ان کی کامیابی قوت اور عزت کے ضامن ہیں۔ اور اگر ان کے ساتھ ساتھ اسلامی آداب اور اس کی دوسری ہدایات کو بھی پیشِ نظر رکھا جاتے تو وہ ایک ایسے مثالی معاشرہ کی تخلیق کر سکتے ہیں جس میں انصاف پسند طاقتوں کے عناصر جمع ہوں اس طرح نہ صرف صالح زندگی اور اعلیٰ تمدن مہیا ہو سکتا ہے بلکہ اس کی تہذیب و ترقی کے اعلیٰ اسباب بھی فراہم ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ معاشرہ روئے زمین میں اللہ کی خلافت کا مستحق بن کر دنیا کو عدل و انصاف، امن و امان اور رحم و محبت سے معمور کر سکتا ہے۔

اسلامی قوانین کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں اور ان میں اس قدر تنوّع ہے کہ ہم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے لہٰذا اس وقت ہمارے ذہن میں وہ محاسن اور خصوصیات آئی ہیں ہم انہی کا تذکرہ کر رہے ہیں تاکہ وہ مثال اور نمونہ کا کام دے سکیں اور ان کے ذریعے خالص عدل و انصاف اور اعلیٰ اغراض و مقاصد کا اظہار ہو سکے۔

آسانی اور سہولت

اسلامی قوانین کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ آسان ہیں اور ان میں کوئی تنگی اور دِقّت نہیں۔ یہ اسلامی شریعت کی سب سے نمایاں اور مشہور خصوصیت ہے کہ اس کے احکام سادہ اور سہل ہیں اور لوگوں کو تکلیف نہیں دی گئی اور اگر کہیں تنگی ہے تو وہاں سہولت بھی دی گئی ہے اس طرح اس کے تمام احکام انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ آسانی اور سہولت کی اس خصوصیت کو قرآنی آیات میں بھی جابجا بیان کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے —— "اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا" —— دوسرے مقام پر ارشاد ہے —— "اللہ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ تمہیں تکلیف دینی نہیں چاہتا" —— اور ایک مقام پر پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کا حکم نازل کرنے میں بھی اسی سہولت اور آسانی کی حکمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ احادیث میں بھی اس مفہوم کو بکثرت بیان

کیا گیا ہے۔ ایک روایت یہ ہے جو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے۔

"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مذہب وہ ہے جو باطل مذاہب سے الگ ہو اور رواداری اور سہولت پر مبنی ہو"۔

فقہائے کرام نے اس خصوصیت کو ایک اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے اور اس کے ماتحت بہت سے احکام بیان کئے ہیں۔

عقل کے مطابق

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے احکام عقل اور صحیح قیاس کے مطابق ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ چنانچہ کتاب و سنت کے تمام احکام عقل پر مبنی ہیں اور ان میں بڑی بڑی حکمتیں اور اعلیٰ راز پوشیدہ ہیں۔ یہاں تک کہ عبادات میں بھی ایسے اخلاقی و تہذیبی، نفسیاتی اور سماجی فوائد موجود ہیں جو عقلِ سلیم سے مخفی نہیں رہ سکتے۔ اسلامی شریعت عقل و فطرت کی شریعت ہے اس میں کوئی چیز صحیح قیاس کے خلاف نہیں۔ اس لئے وہ تو حکمت، رحم، مصلحت اور برکت بن کر آئی ہے۔ چنانچہ ابن قیم الجوزیہ اپنی کتاب "الطریق الحکیم" میں فرماتے ہیں "اللہ اور رسولؐ نے کوئی حکم نہیں بیان کیا ہے جو عقل و حس کے خلاف ہو بلکہ یہ تمام احکام بہترین عدل و انصاف پر مبنی ہیں اور عقل و فکر اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ احکام اپنے حکم و کمال میں اپنی نظیر آپ ہیں اور موقع محل کے لحاظ سے ان سے بہتر کوئی قانون نافذ نہیں ہو سکتا"۔

مصلحت پسندی

اسلامی شریعت کا ایک مقصد یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں انسانوں کو فائدہ پہنچایا جائے ان میں مکمل امن اور عدل و انصاف قائم کیا جائے۔ ہر حکم میں خواہ وہ نص شرعی کے مطابق ہو یا اجتہادی رائے پر مبنی ہو۔ یہی مقصد پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ ایک بڑے عالم رقمطراز ہیں:۔

"وہ شرعی احکام جو مسلمان فقہاء نے گیارہ سو برس پہلے وضع کئے تھے وہ اپنے انصاف پسندانہ اصول، اعلیٰ معیار کے لحاظ سے اور فطری حقوق کے مطابق ہونے میں ان تمام انسانی قوانین سے بڑھ کر ہیں۔ جو ابتدا سے لے کر بیسویں صدی عیسوی تک مدوّن ہوئے ہیں"۔

آگے چل کر مقالہ نگار لکھتا ہے "مسلمان علماء نے غلامی، حقوق نسواں، یتیم، فقراء، برسرپیکار اور معاہدہ کرنے والی قوموں، اجنبیوں، ذمیوں، دیوانی، فوجداری اور جرم و سزا کے بارے میں جو قوانین بنائے ہیں اگر کوئی ان سب پر غور کرے تو اسے پتہ چلے گا کہ اسلامی قوانین کو بیسویں صدی عیسوی کے مغربی قوانین پر نمایاں فوقیت حاصل ہے"۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ شریعت جو پہلی شریعتوں کے نقائص اور کوتاہیوں کو دور کرے اور مکمل حالت میں موجود ہو اس کے قوانین ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اس سے پہلے جو شریعتیں آئی تھیں وہ ایک خاص قوم اور محدود زمانہ کے لئے مخصوص ہوا کرتی تھیں مگر اسلامی شریعت تمام عالم انسانیت کے لئے ہے۔

زیب و زینت کی اجازت

اسلام نے پاکیزہ چیزوں کو استعمال کرنے اور زیب و زینت کی اجازت دی ہے بشرطیکہ ان میں اسراف اور غرور و گھمنڈ سے کام نہ لیا جائے۔ اس نے دین میں حد سے آگے بڑھنے کو منع کیا ہے اور اسے نفس مارنے کا ذریعہ بنانے سے روکا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اے فرزندانِ آدم! ہر نماز کے وقت زیب و زینت اختیار کرو، کھاؤ، پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے"۔

ایسا کوئی مذہب ہے تو پیش کرو۔

اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے فرائض واحکام، عدالتی فیصلوں اور ان کے نافذ کرنے میں کامل مساوات برقرار رکھی ہے۔ اس کے تمام احکام اور ان کی ذمہ داریاں مساوات کے اصول پر مبنی ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں افراد اور جماعتوں کا کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے احکام اور اس کی سزاؤں سے نہ کوئی دولت مند مستثنیٰ ہے اور نہ کسی صاحبِ جاہ و جلال حاکم کو رعایت دی گئی ہے یہاں تک کہ خلیفہ اعظم بھی، جس کی تمام مخلوق مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے۔ اسلامی قانون سے بالاتر نہیں۔ چنانچہ تمام مسلمان حقوق و فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کو انجام دینے میں برابر ہیں۔ اس معاملہ میں عربی، عجمی، کالے گورے اور حاکم و محکوم کی تفریق نہیں ہے۔ یہ اصول اس وقت سے قائم ہے جبکہ چودہ سو برس پہلے اسلام کا آفتاب طلوع ہوا تھا۔ اسلامی مساوات کو ثابت کرنے کے لئے دلائل و شواہد بکثرت ہیں۔ ہم ان میں سے چند دلائل پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ اسلامی فقہ کا یہ اصول ہے کہ نص شرعی کے مفہوم کا خطاب تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے جب تک کہ کسی ثبوت سے اس کا مفہوم مخصوص نہ ہو جائے۔ اصول فقہ کا یہ قاعدہ بھی ہے کہ ذمہ داری کے کاموں میں کسی کے لئے خصوصیت نہ رکھی جائے۔

۲۔ صاحب شریعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول کو مقرر فرما کر اسے عملی اور قدرتی طور پر برقرار رکھا ہے اور اپنی قوم کو مستعدی کے ساتھ اسی کا پابند بنایا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس اعرابی کو بلایا جس کو آپ سے بلا قصد و ارادہ کوئی تکلیف پہنچی تھی۔ اور اس سے فرمایا "تم مجھ سے بدلہ لے لو"۔

اس اعرابی نے کہا میں نے آپ کو معاف کیا۔ اس پر آپ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مسلمانوں کو جاہلیت کی بعض باتوں سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ یہ تمام مسلمانوں کے لئے ممنوع ہیں۔ بالخصوص آپ نے اپنے رشتہ داروں کو اس طرف متوجہ کیا کہ ان احکام کا اطلاق ان پر بھی ہے تاکہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ انہیں دوسروں پر کوئی خصوصیت حاصل ہے۔

ایک مرتبہ آپ مرض الموت کے زمانہ میں آپ باہر نکلے اور لوگوں سے یوں فرمانے لگے "اے لوگو! اگر کسی کی پشت پر میں نے کوڑے مارے ہوں تو میری پشت حاضر ہے وہ آئے اور مجھ سے بدلہ لے۔ اگر میں نے کسی کی بے عزتی کی ہو تو وہ آ کر اپنی بے عزتی کا مجھ سے بدلہ لے اور اگر میں نے کسی کا مال لیا ہو تو یہ میرا مال موجود ہے۔ وہ آ کر اس کے بدلے میں مال لے لے اسے میری

دشمنی کا اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ میری شان کے خلاف ہے۔"

آپ کے عدل و انصاف کا ایک واقعہ یہ بھی ہے جو حضرت انس رضؓ نے بیان فرمایا کہ ربیع بنت النضر نے ایک لونڈی کا دانت توڑ دیا۔ اس پر مجرمہ کے گھر والوں نے اس لڑکی کے گھر والوں سے معافی مانگی مگر انہوں نے معافی نہ دی۔ اس کے بعد انہوں نے دیت پیش کی تو وہ بھی انہوں نے قبول نہ کی۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مگر وہ قصاص پر مصُر رہے۔ لہٰذا آپؐ نے قصاص لینے کا حکم دے دیا۔ حضرت انس بن نضر نے فرمایا "یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑ دئے جائیں گے؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو صداقت پر مبعوث کیا ہے اس کے دانت نہیں ٹوٹیں گے۔" آپؐ نے فرمایا۔ اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔" آخرکار وہ لوگ رضامند ہو گئے۔ اور انہوں نے اسے معاف کر دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ "اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کرتا ہے۔"

اس سے زیادہ قابلِ ذکر واقعہ اس مخزومیہ عورت کا ہے جس نے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں زیور چرا لیا تھا۔ وہ عورت نہایت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھی لہٰذا جب آپؐ نے اس پر حد شرعی جاری کرنے کا ارادہ کیا تو یہ بات مہاجرینؓ کو بہت شاق گذری لہٰذا انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضؓ کو اس کی سفارش کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ نے جب اس بارے میں آپؐ سے گفتگو کی تو آپؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔

"کیا تم اللہ کی حد شرعی کے بارے میں سفارش کرتے ہو حالانکہ تم میں سے پہلی قومیں اس وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اسے سزا دیتے تھے۔ خدا کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹتا۔"

۳۔ تاریخ میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضؓ مصر کے حاکم تھے تو ان کے صاحبزادے محمدؐ گھڑ دوڑ کراتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مصری نے گھڑ دوڑ میں آگے بڑھنے میں ان سے اختلاف کیا۔ اس پر وہ غضب ناک ہو گئے اور مصری کو کوڑے مارنے لگے اور کہنے لگے:۔ "شریف ترین انسان کے فرزند کی طرف سے یہ (ضرب) حاصل کرو۔"

وہ مصری خلیفہ اعظم حضرت عمر رضؓ کے پاس شکایت لے کر آیا۔ تو حضرت عمر رضؓ نے اس سے اتنا ہی کہا کہ "بیٹھ جاؤ۔"

اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص اور ان کے صاحبزادے کو مصر سے بلوایا گیا۔ جب وہ دونوں آئے تو قصاص کی عدالت میں انہیں کھڑا کیا گیا اور حضرت عمر رضؓ نے پکار کر فرمایا "مصری کہاں ہے تم کوڑا لے کر شریف ترین آدمی کے فرزند کو مارو۔" چنانچہ اس مصری نے انہیں اتنا مارا کہ لہولہان ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ "عمرو بن العاص کی بھی خبر لو۔ کیونکہ اس کے فرزند نے اس کی حکومت کے

گھمنڈ میں مارا تھا۔ اس پر مصری نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ اے امیرالمومنین! میں نے اسے مار لیا ہے جس نے مجھے مارا تھا۔ حضرت عمر رضؓ فرمانے لگے۔ خدا کی قسم! اگر تم انہیں بھی مارتے تو ہم تمہارے اور ان کے درمیان حائل نہ ہوتے یہاں تک کہ تم خود باز نہ آ جاتے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت عمروؓ کی طرف متوجہ ہوا کر یہ غیر فانی کلمات ارشاد فرمائے:۔

"اے عمروؓ! تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنایا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے۔"

یہ مساوات کی چند مثالیں ہیں۔ اور بالعموم اکثر احکام میں مساوات کی پابندی کی جاتی ہے اور کامل مساوات کا یہ وہ عظیم اصول ہے جس کی بدولت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں میں عزتِ نفس اور خودداری کا جذبہ پیدا ہوا، ان کی ہمت بلند ہوئی۔ ان کے اخلاق اعلیٰ ہو گئے، ان کی پوشیدہ قوتیں بیدار ہوئیں اور ان میں ایسی شخصیتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے مسلمان قوم کو تہذیب و ترقی کے بام عروج تک پہنچایا۔ یہی وہ اسلامی روح تھی جس کی بدولت لوگ جوق در جوق مسلمان ہوئے اور اسلام کے مددگار بن گئے۔

آج بھی اپنی سنہری اصولوں میں مسلمانوں کی ترقی کے راز پنہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دین حقہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ائمہ وخطباء کے نام

اخبارات میں قرآنی آیات اور مقدس تحریریں

موجودہ دور میں آیاتِ قرآن پاک، احادیث شریف، مقدس مقامات کی تصویریں اور مبارک ناموں کو اخبارات، رسائل اور کاروباری اشتہارات میں چھاپا جا رہا ہے۔ یہ کاغذ بعد میں ردّی کی طرح استعمال کئے جاتے ہیں، بعد میں بازاروں اور سڑکوں پر پیروں کے نیچے آتے ہیں اور کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے ڈھیروں پہ پڑے پائے جاتے ہیں۔ جس سے ان مقدس تحریروں کی سخت بے ادبی ہو رہی ہے۔ یہ گناہ اس قدر شدید نوعیت کا ہے کہ بیان سے باہر ہے نیز ان مقدس تحریروں کے ساتھ ہی سینماؤں کے اشتہارات اور عورتوں کی تصویریں بھی چھاپی جاتی ہیں جبکہ عورتوں کے لئے پردے کا حکم ہے۔

بہ حیثیت امام مسجد اور عالم دین ہونے کے آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قرب و جوار کے ہر شخص کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں اور ان کو اس بے ادبی سے روکیں۔ نیز حکومت کو بھی اس طرف متوجہ کریں۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ جمعۃ المبارک کی تقریروں میں لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ نیز فرداً فرداً بھی تمام اہل محلہ کو توجہ دلائیں۔

(ادارہ حرمت حرم، راولپنڈی)

بقیہ: مجلس ذِکر

اُڑ جاتا ہے گویا موجوں کا اس پہ کوئی اثر نہیں ہوا مسلمان کو اس طرح دنیا میں رہنا چاہیئے۔ بظاہر سب سے ملے۔ لیکن دل فقط اللہ ہی سے لگائے۔ ذکر الٰہی سے انسان فرشتوں سے آگے بڑھ جاتا ہے

تحریک احیاءِ سنّت کا ماہانہ اجلاس

ڈیرہ غازی خان گذشتہ روز

تحریک احیاءِ سنت پاکستان ڈیرہ غازیخان کا ماہانہ اجلاس دفتر مرکزی تحریک احیاءِ سنت بلاک نمبر ۲۷ ڈیرہ غازی خان میں زیرِ صدارت حاجی محمد اقبال صاحب منعقد ہُوا۔ جس کے مہمان خصوصی امیر پنجاب حضرت مولانا عبدالرحیم نظامی تھے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے کی گئی۔ تحریک کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ بعدازاں ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کو انتہائی افسوسناک قرار دیا گیا۔ اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ :۔

۱۔ پاکستان کو فی الفور اور مکمل طور پر سنّی سٹیٹ قرار دیا جائے۔

۲۔ تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے آرڈیننس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۳۔ ان نام نہاد مذہبی جلوسوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے جو فتنہ و فساد کا ذریعہ بنتے ہیں اور خلاف شریعت ہیں۔

۴۔ اہل تشیع کو تناسب آبادی کے مطابق ہی سرکاری ملازمتیں دی جائیں۔

(محمد خلیل تونسوی ناظم دفتر مرکزی تحریک احیاءِ سنّت ڈیرہ غازیخان)

وفیات

گذشتہ روز مولانا قاری عبدالمعبود صاحب (راولپنڈی) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ بڑی عابدہ، زاہدہ، شاکرہ عورت تھیں۔ اور قاری عبدالمعبود جیسے نیک سیرت، باعمل، عالم دین ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قاری صاحب کا جو تعلق تھا وہ اظہر من الشمس ہے۔ قاری صاحب کی تحریرات سے حضرت بہت خوش تھے اور خصوصاً ان کی کتاب "تاریخ مکہ مدینہ" پر حضرتؒ نے جس خوشی کا اظہار فرمایا تھا، اُسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور قاری صاحب کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

گذشتہ دنوں انجمن خدام الدین کے انتہائی محسن اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند محترم حاجی رشید احمد پروپرائٹر جالندھر موتی چور لاہور کی خوشدامن صاحبہ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترم حاجی صاحب کو جو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ادارہ خدام الدین اس غم میں برابر کا شریک ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علّیین میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

جامع مسجد (پرانی شاہی مسجد) ٹکسالی گیٹ لاہور کے خطیب مولانا قاری محمد شریف قصوری کا بڑا لڑکا عمر تیرہ سال عثمان غنی گذشتہ دنوں شادی پر گیا برات کی کار کو حادثہ پیش آگیا اور وہ موقع پر ہی جان بحق ہو گیا۔ مرحوم کا گورنمنٹ ہائی سکول خانیوال کے ذہین لائق اور ہونہار طلبہ میں شمار ہوتا تھا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ پاک مرحوم کو والدین کے لئے ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے اور قاری صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قاری حبیب اللہ قادری

بقیہ: طبی مشورے

دونوں ملا کر کھایا کریں۔

۳۔ دوپہر کے کھانے کے درمیان ایک چمچی روغن زیتون پی لیا کریں نیز رات سوتے وقت گردن کے پیچھے زیتون کی مالش کیا کریں۔

۴۔ رات سوتے وقت گلقند ۵ تولہ یا اطریفل اسطخودوس ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

سرپرست حلقہ مجلس ذکر کویت الحاج باقر علی ظفر کی والدہ مرحومہ کی روح کو ایصال ثواب

دنیا میں والدین کا سایہ، سایۂ رحمت اور ماں کے قدموں میں جنّت ہوتی ہے

مجلس ذکر میں مولانا احمد علی سراج کا بیان اور ظفر صاحب کے نام مکتوب تعزیت

کویت (بذریعہ ڈاک) مجلس ذکر کویت کے سرپرست الحاج باقر علی ظفر صاحب کی والدہ محترمہ گزشتہ مہینے اپنے گاؤں سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حاجی باقر علی صاحب یہ المناک خبر سن کر پاکستان روانہ ہوگئے۔ جہاں انہیں والدہ مرحومہ کے آخری دیدار اور ان کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوگئی۔

اِدھر جب اس حادثہ کی خبر حاجی صاحب کے حلقۂ احباب کو ملی تو مجلسِ ذکر میں بے شمار احباب نے شرکت کی اور اس مجلس کا پورا ثواب محترمہ مرحومہ کو پہنچایا گیا۔ حضرت مولانا احمد علی سراج صاحب نے حاجی صاحب کو تعزیتی مکتوب بھی روانہ کیا۔ جس میں اپنی اور جملہ احباب مجلس ذکر کویت کی طرف سے اظہار غم کیا۔ اور پھر حاجی صاحب پاکستان سے جب واپس کویت پہنچے۔ تو پھر ایک ختم قرآن مجلس ذکر میں کر کے مرحومہ کی روح کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔

حضرت مولانا احمد علی سراج صاحب نے اس مجلس میں بھی اور اپنے مکتوب میں بھی حاجی صاحب کو صبر جمیل کی تلقین کی اور مرحومہ کے درجات کی بلندی کی دعائیں کیں۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی قبر کو جنّت کا باغ بنا دے۔ مولانا نے کہا کہ بلاشبہ دنیا میں والدین کا سایہ ایک عظیم رحمت اور ٹھنڈی گھنی چھاؤں ہوتا ہے۔ اور فرمانبردار اولاد کے لئے ماں ایک مستقل دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ ہُوا کرتی ہے۔ ماں باپ ہی ایک ایسا عظیم رشتہ ہے جن کی وفات کے بعد اس کمی کو کبھی پورا نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا وہ لوگ یقیناً خوش قسمت ہیں جو اپنی فرمانبرداری اور اطاعت سے والدین کی رضا اور خوشنودی حاصل کر لیتے ہیں اور حضور سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشاد کے مطابق ماں کے قدموں کے نیچے جنّت ہوتی ہے۔

مولانا نے اپنے مکتوب میں کہا کہ مومن کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ یعنی تقدیر پر ایمان رکھتے ہوتے راضی برضائے الٰہی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ صبر جمیل سے کام لیں۔ اور الحمد للہ علیٰ کُلِّ حالٍ پر عمل پیرا ہوں کہ ہر ذی روح کو دنیائے فانی سے رخصت ہونا ہے اور باقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے آپ دعا، استغفار، صدقہ خیرات، ذکر اور عبادت کو اپنا کہ مرحومہ کی روح کو خوش کریں۔ جیسا کہ امام الھدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال پر ہم سب نے صبر

طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

گہری نیند

س: ایک بچہ بعمر بارہ سال کو بہت اور گہری نیند آتی ہے گویا ہر وقت نیند میں رہتا ہے جبکہ والدین اُسے حافظِ قرآن بنانا چاہتے ہیں۔ کوئی نسخہ تجویز کریں۔

(سعید الرحمٰن، جنڈیال ضلع اٹک)

ج بچے کو کھانے کے بعد ۲ ماشہ دھنیا خشک کھلایا کریں۔ نیز رات سوتے وقت اطریفل کشنیزی ۴ ماشہ دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

موٹاپا

س: میری عمر سولہ سال ہے اور بہت موٹا ہوتا چلا جا رہا ہوں لیکن اگر فیصل آباد چلا جاؤں تو سمارٹ ہو جاتا ہوں۔ جب جھنگ آتا ہوں موٹا ہو جاتا ہوں۔ کوئی نسخہ بتائیں۔

(حافظ جلیل الرحمٰن کلیمی جھنگ صدر)

ج: آپ روزانہ صبح سویرے ایک کپ گرم پانی میں ایک لیموں نچوڑ کر پی لیا کریں اور صبح ایک دو میل کی پیدل سیر بھی کیا کریں یا پھر جھنگ چھوڑ کر فیصل آباد ہی آ جائیں۔

کیا میں لاعلاج ہوں؟

س: میں عرصہ دو سال سے بیمار ہوں۔ کوئی ہسپتال ڈاکٹر نہیں چھوڑا۔ ایکسرے۔ ای سی۔ جی بھی کافی کرائے لیکن بیماری کی تشخیص ہی نہیں ہو سکی۔ بے شمار دوائیاں کھائیں، کوئی افاقہ نہیں۔ دو سال پہلے رمضان کے روزے رکھے۔ عید کے دو دن بعد نزلہ، زکام اور بخار ہُوا۔ پھر پیٹ کے بائیں جانب درد ہُوا۔ چکر آنے لگے۔ دل پر اثر ہونے لگا اور دل بے چین رہنے لگا۔ پھر ڈکار آنے لگے۔ ہوا کبھی خارج ہوتی رہی۔ بھوک نہیں لگتی۔ اجابت ہو جاتی ہے۔ نبض چلتے چلتے رُک جاتی ہے۔ ڈاکٹر دل کا نقص اور حکیم معدہ کا نقص بتاتے ہیں۔ نیند نہیں آتی۔ ڈکار آتے ہیں تو منہ میں پانی آ جاتا ہے۔ گردن کے پٹھوں میں درد ہوتا ہے۔ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ ٹانگوں میں دورانِ خون بند ہو جاتا ہے۔ میں تو اب اپنے کو لاعلاج سمجھتا ہوں۔

(محمد بوٹا معرفت حکیم مولوی شاہ محمد چک ۱۵۶ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ج اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ کوئی مرض لاعلاج نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔ انشاء اللہ صحت یاب ہوں گے۔

۱۔ روزانہ صبح سویرے ناشتے سے پہلے ایک چمچہ شہد خالص ایک پیالی پانی میں جوش دے کر نیم گرم پی لیا کریں۔

۲۔ صبح و شام کھانے کے بعد جوارش کمونی ۳ ماشہ جوارش زرعونی عنبری ۳ ماشہ (باقی صفحہ ۲۴ پر)

بچوں کا صفحہ

بسم اللہ کی برکت

عنایت اللہ بلوچ، شاہ پور۔ سرگودھا

بچو! اسلام نے ہر کام کے شروع کرنے کا ایک طریقہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے مسلمان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ شریف، قرآن مجید کی ہر سورۃ کی ابتدا میں لکھی ہوتی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے "خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم والا ہے"۔ جب کوئی کام بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس میں برکت پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے کام میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی اہم کام "بسم اللہ" پڑھے بغیر کیا جائے وہ برکت سے خالی ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب کھانا کھانے بیٹھو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ ورنہ شیطان تمہارے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ یعنی کھانے میں برکت نہ ہو گی۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کریں تاکہ اس میں برکت پیدا ہو جائے۔

علم حاصل کرو

حافظ محمد ایوب صابر، احمد پور شرقیہ

پیارے بچو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم حاصل کرنا مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے۔

اس حدیث میں "علم" سے مراد دین کا علم ہے۔ ہر علاقے اور بستی میں ایک عالمِ حق کا ہر وقت موجود ہونا فرض کفایہ ہے تاکہ لوگ معاشرت کے آداب اور عبادت و معاملات کے ضروری مسائل معلوم کر سکیں۔ اگر کسی علاقے میں ایک بھی عالم نہ ہو تو اس علاقے کے تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

پیارے بچو! آپ کو چاہیئے کہ فرقۂ حق "اہلسنت والجماعت" کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کر کے ایسے علاقوں میں پہنچ کر دین کی اشاعت کیجئے کہ جہاں ایک بھی عالم صحیح مسائل بتانے والا نہ ہو۔ اسلام میں حسب ضرورت دنیوی علم و ہنر سیکھنے کی بھی اجازت ہے مگر مقصد صرف اور صرف دین ہے۔

بقیہ: عقیدۂ ختم نبوت

قادیانیوں کا ہر جگہ محاسبہ جاری رکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے نکتۂ اتحاد ہے اور قادیانی فتنہ کا وجود ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے فرنگی سازش ہے۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری نے لندن کے ساؤتھ ہال اور گلاسکو میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں خطاب کے علاوہ ہڈرزفیلڈ، شیفیلڈ، ڈان کاسٹر اور دیگر مقامات پر مجالس ذکر بھی منعقد کیں اور بے شمار لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔